الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سود کھانے والے کے بارے نصوص شرعیہ میں بہت زیادہ وعید وارد ہوئی ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں :

''(الرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ'' (رواہ ابن ماجہ (2274) وصححہ الألبانی فی صحیح ابن ماجہ ''

سود کے گناہ کے ستر درجات ہیں اوران میں سے سب سے ہلکا گناہ یا درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے بدکاری کرے۔

اس وعید کے باوجود ہمارے علم میں کوئی ایسی صحیح روایت نہیں ہے کہ جس سے معلوم ہو کہ حرام کھانے والی کی عبادت قبول نہیں ہوتی ہے۔

اور اگر کوئی بینک کے منافع سے کوئی نیک کام کرتا ہو تو کیا وہ قبول ہو گا۔ ؟

اس میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے بقول بینک سے سود لینا ہی حرام ہے، چاہے اس کو خود استعمال نہ بھی کرے اور غربا ومساکین میں صدقہ کر دے۔ اہل علم کے ایک دوسرے گروہ کا کہنا یہ ہے کہ آپ بینک کے پاس سود چھوڑنا بھی جائز نہیں ہے اور خود استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ بینک کے پاس چھوڑنا اس لیے جائز نہیں ہے کہ اس سے عالمی سودی نظام کو تقویت ملتی ہے اور آپ تو سود نہیں لیتے لیکن آپ کے حصے کا سود بینک لے کر مزید قوی ومضبوط ہو جاتا ہے لہذا بینک سے سود لے کر اسے مالی نقصان پہنچائیں اور یہ سود کی رقم بغیر صدقہ وثواب کی نیت کے ایسے لوگوں میں تقسیم کر دیں جن کے لیے دو وقت کا کھانا پورا کرنا مشکل ہے۔

میرے خیال میں پہلا مسلک محتاط ہے اور عام حالات میں اس پر عمل ہونا چاہیے جبکہ دوسرے مسلک پر بعض خاص صورتوں میں عمل ہو سکتا ہے مثلا اگر کسی شخص کی بچہ اغوا ہو گیا اور اسے ڈاکوؤں نے پچاس لاکھ تاوان ڈال دیا تو ایسے ڈاکوؤں کو تاوان کی رقم اس قسم کے سود سے ادا کی جا سکتی ہے کیونکہ وہ تو پہلے ہی حرام کھانے کو بیٹھے ہیں یا کسی شخص نے بینک سے قرضہ لیا اور اس پر سود در سود چڑھ گیا۔ اب اس شخص نے صدق دل سے توبہ کر لی لیکن سود کی رقم ادا کرنے کے ل ءے پیسے نہیں ہیں اور لوگ بھی کتنی مدد کرتے ہیں؟ لہذا ایسے افراد کے لیے بھی اس دوسرے قول کے مطابق سود کی رقم سود ہی کی ادائیگی میں کھپا کر ایک گردن آزاد کروائی جا سکتی ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب**

اور اگر کوئی حرام کھاتا رہا اور پھر اس نے صدق دل سے توبہ کر لی تو کیا اس کا یہ گناہ حرام کھانا نیکی میں بدل جائے گا۔ ؟

کافر کے گناہ کے بارے تو موجود ہے کہ ایمان لانے سے نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں لیکن مسلمان کے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں، اس بارے کوئی نص میرے علم میں نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے؛

إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَـٰلِحًا فَأُولَـٰٓئِكَ يُبَدِّلُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِهِمْ حَسَنَـٰتٍ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَـٰلِحًا فَإِنَّهُۥ يَتُوبُ إِلَى ٱللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ ... سورة الفرقان

''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔ اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو (حقیقتاً) اللہ تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ

محدث فتویٰ کمیٹی